بسمہٖ تعالیٰ

کتابِ حجِ بیت اللہ

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی دام ظلہٗ

پاک محرم ایجوکیشن ٹرسٹ
۴۸/۲ جی، پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کراچی
فون ۴۵۵۶۸۷۱

فہرست

شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۱
۲	"حج" استطاعت ، باریکیاں	۴
۳	اقسام حج	۷
۴	حجِ تمتّع - (i) عمرۂ تمتّع	۸
	(ii) ہدایات	۹
	(iii) احرام کے بعد	۱۰
	(iv) احرام کی باریکیاں	۱۲
۵	عمرۂ مفردہ	۱۵
	۵-(i) احکامِ میقات	۱۶
۶	کفّاراتِ محرّماتِ احرام	۱۷
	۶-(i) محرّمات اور کفّارات کا تفصیلی جائزہ	۲۰
۷	طواف	۲۳
	۷-(i) نمازِ طواف ، باریکیاں	۲۵

شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۸	سعی	۲۷
۹	اعمالِ حج ۔ عرفات ، مُزدلفہ	۲۸
	باریکیاں	۲۹
۱۰	واجباتِ منیٰ	۳۰
	قربانی کا بدل ۔ حلق وتقصیر	۳۳
۱۱	اعمالِ منیٰ کے بعد	۳۵
۱۲	متفرّق اہم باریکیاں	۳۷
۱۳	جدید ترین فتاوائے آیۃ اللہ العظمیٰ السیّد الخوئی دام ظلّہ	۴۱
	سوالات وجواباتِ "حج"	
	مزید سوالات : اقتباس از "مناسکِ حج"	۵۲
	تلبیہ	۵۶

بسمہٖ سُبحانہٗ

مقدّمہ

دینِ اسلام کی ان تعلیمات میں جن میں عبادت اور سیاست کا امتزاج نمایاں طور پر نظر آتا ہے ایک "حجِ بیتُ اللہ" بھی ہے جس میں ایک طرف طہارت، نماز، طواف، سعی اور وقوفِ عرفات و مزدلفہ جیسے عبادی مناظر نظر آتے ہیں تو دوسری طرف لباسِ احرام میں سادگی اور مساوات وقوفِ عرفات و منیٰ میں اسلامی اجتماعات اور رمیِ جمرات میں باطل اور شیاطین سے بیزاری کا پہلو نمایاں انداز سے دکھائی دیتا ہے۔

"حجِ بیتُ اللہ" ایک اجتماعی عبادت بھی ہے اور مالکِ کائنات کی بارگاہ میں ایک اجتماعی حاضری بھی۔ حجِ بیتُ اللہ کے موقع پر سفر اِلَی اللہ کا اجتماعی منظر بھی نظر آتا ہے اور مسلمانوں کے ایکدوسرے کے مسائل سمجھنے اور حل کرنے کے مواقع بھی دکھائی دیتے ہیں۔

حج کی معنویت اور افادیت کا مکمّل احساس اُنہی افراد کو ہو سکتا ہے جنھوں نے ان مناسک کو انجام دیا ہے اور ان مظاہر کو قریب سے محسوس کیا ہے جہاں ہر آن بندے کو یہ احساس رہتا ہے کہ ہم ربُّ العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور اُس دروازے پر کھڑے ہیں جہاں سے کوئی سائل

محروم واپس نہیں ہوسکتا ہے۔ اُس نے اپنی بارگاہ میں حاضری کی سعادت عنایت فرمائی ہے تو کبھی اپنے کرم سے محروم نہیں کرے گا۔

حج کے دوران انسان میں اطاعت وعبادت کا جذبہ اس قدر قوی اور مستحکم ہوجاتا ہے کہ ہر لمحہ انسان کو ایک ہی فکر رہتی ہے کہ کوئی کام مرضیٔ پروردگار کے خلاف نہ ہونے پائے اور کوئی قدم اُس کی حدودِ بندگی سے باہر نہ نکلنے پائے۔ دنیا کے ہر ماحول میں پسِ نقاب رہنے والے چہروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا شوق ہوتا ہے اور احرام کے ماحول میں کھلے ہوئے چہروں پر بھی نظر ڈالنے کی جرأت نہیں ہوتی ہے۔

انسان کسی مقام پر ہو اپنی حلال خواہشات سے بے نیاز نہیں ہوسکتا ہے لیکن حج وعمرہ کا ماحول اپنے جائز حقوق سے دستبردار ہوجانے کا حوصلہ پیدا کرلیتا ہے اور اپنے حرم کی طرف بھی جنسی نگاہ سے دیکھنا گوارا نہیں کرتا ہے۔ بھلا وہ کونسا ماحول ہے جب انسان نفس پر اتنا قابو حاصل کرلے کہ خوشبو سے بچے اور بدبو کو برداشت کرنے کے لیے تیار رہے یا مردم آزار حیوانات جسم کو اذیت پہونچاتے رہیں اور اُن کے خلاف جذبۂ انتقام نہ پیدا ہونے پائے۔ یہ صرف حجِ بیتُ اللہ کی برکت ہے جہاں انسان اسقدر قوتِ تحمل پیدا کرلیتا ہے اور نفس کے ماحول سے یکسر آزاد ہوجاتا ہے۔

حج بیتُ اللہ کے ان تمام فضائل و امتیازات کے باوجود ایک عام انسان کیلئے سب سے بڑی زحمت یہ پیش آتی ہے کہ یہ عمل عام طور سے زندگی میں ایک آدھ مرتبہ ہی انجام دیا جاتا ہے اور اس کا ماحول بھی اسقدر اجنبی ہوتا ہے کہ ایک طرف احکام کے اعتبار سے محرّمات و مکروہات و کفّارات کا طویل سلسلہ ہوتا ہے اور دوسری طرف ملک، مقامات، زبان، ماحول اور بین الاقوامی اجتماع کی زحمت ہوتی ہے کہ ایک اچھا خاصا انسان ایسے ماحول میں ہوش و حواس گم کر بیٹھتا ہے اور کسی نہ کسی غلطی کا مرتکب ہو جاتا ہے حقیر نے انہی مشکلات کے پیشِ نظر دس سال پہلے یہ رسالہ "آسان ترین حج" کے عنوان سے مرتب کیا تھا تاکہ حتّی الامکان پیچیدگیوں سے احتراز کیا جائے اور باریکیوں کیطرف متوجہ کر دیا جائے۔ اکثر و بیشتر حضرات نے اس رسالہ سے فائدہ بھی اٹھایا ہے اور پسند بھی فرمایا ہے، بلکہ بعض حضرات نے اسے مختلف شکلوں میں شائع بھی کیا ہے۔ اور اب جناب محترم اقبال مہدی صاحب اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کی غرض سے اسے کافی اضافات کے ساتھ ایک نئی شکل میں منظرِ عام پر لا رہے ہیں۔

امید قوی ہے کہ مومنین کرام اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے اور بہت سی مشکلات سے نجات حاصل کریں گے۔ اور ہم سب کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔ مالکِ کریم کی بارگاہ میں التماس ہے کہ ہمارا یہ ہدیہ قابلِ قبول ہو اور مومنین کرام کیلئے قابلِ استفادہ قرار پائے۔

"وَ اٰخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین"۔۔۔ السید ذیشان حیدر جوادی

ابوظبی

"بسمہٖ تعالیٰ"

"حج"

حج ، اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے اور ہر صاحبِ استطاعت پر واجب ہے ، وہ مرد ہو یا عورت ۔ جوان ہو یا بوڑھا ہو واجب ہو جانے کے بعد حج نہ کرنے والا یہودی یا نصرانی مرتا ہے مسلمان نہیں مرتا ہے[1]۔

استطاعت کے معنی یہ ہیں کہ انسان کے پاس مکّے تک آنے جانے ، قیام و طعام اور قربانی کا خرچ موجود ہو اور صحت کے اعتبار سے بھی سفر کرنے کے قابل ہو ، راستہ بھی کھلا ہوا اور محفوظ ہو ۔ کہ جانے والے پر کوئی پابندی نہ ہو۔

ان تینوں باتوں کے پیدا ہو جانے کے بعد ہر بالغ و عاقل انسان کو حج ادا کرنا چاہیے ۔

باریکیاں

(۱) انسان کے پاس اس کی ضرورت سے زیادہ زمین مکان ، کتاب ، زیورات یا کوئی دوسرا سامان موجود ہے تو اُسے چاہیے کہ اُسے فروخت کر کے حجِّ بیتُ اللہ کو جائے ۔

[1] یہ ارشاد امام جعفر صادق علیہ السلام کا شیخ کلینی نے بیان کیا ہے

(۲) عورت کے لیے محرم کی شرط نہیں ہے۔ صرف سفر میں عزت وآبرو کا محفوظ رہنا ضروری ہے چاہے کسی کے ساتھ سفر کرے یا تنہا جائے

(۳) مقروض آدمی کے پاس بقدرِ حج رقم موجود ہے اور قرض کی ادائیگی میں وقت باقی ہے تو پہلے حج کرے اس کے بعد قرض ادا کرے.....
ورنہ مہر کا مقروض تاحیات حج نہ کر سکے گا۔

(۴) ماں باپ یا بیوی کو حج کرانا واجب نہیں ہے بلکہ خود حج کرنا واجب ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کے پاس تنہا اپنے سفر کا خرچ موجود ہے تو اس کا تنہا ہی سفر کرنا واجب ہے اور دوسرے کو رقم دینے کا بھی حق نہیں ہے۔

(۵) لڑکے یا لڑکی کا غیر شادی شدہ ہونا حج کے لیے مانع نہیں ہے۔ حج بہرحال واجب ہے۔ شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔ شادی اسلام میں واجب نہیں ہے اور حج یقیناً واجب ہے۔

(۶) ایک مرتبہ استطاعت پیدا ہو جانے کے بعد اگر حج نہیں کیا اور بعد میں مجبور بھی ہو گیا تو بھی حج بہرحال واجب رہے گا اور خود نہ جا سکے تو دوسرے کو نائب بنانا ہوگا، زندگی میں ممکن نہ ہو تو مرنے کے بعد اس فریضے کی ادائیگی کی وصیت کرنا ہوگی۔

(۷) جس شخص کے ذمّے حج واجب ہے اُس کے مرنے کے بعد حج کی رقم نکالے بغیر ترکہ تقسیم کرنا حرام ہے۔

(۸) حج سے پہلے خمس کا سال پورا ہو رہا ہے تو پہلے خمس ادا کریگا اس کے بعد بقدرِ حج رقم بچ جائے تو حج واجب ہوگا ورنہ نہیں۔

(۹) زندہ ہو یا مردہ سب کا حج پہلے ہی سال ہونا چاہیے۔ حج کا ٹالنا جائز نہیں ہے۔

(۱۰) میّت کے حجِ بدل کے لیے اس کے شہر سے جانے کی شرط نہیں ہے۔ میقات کے قریب سے بھی کوئی چلا جائے تو فریضہ ادا ہو جائے گا۔

(۴)

اقسامِ حج

حج کی تین قسمیں ہیں۔ تمتُّع ۔ قِران ۔ اِفراد

حجِ تمتّع: مکّہ سے ۹۰ کیلومیٹر دور رہنے والے افراد کا فریضہ ہے یعنی علاوہ سعودی عرب، تمام ممالک۔

قِران اور اِفراد : ۹۰ کیلومیٹر کے اندر رہنے والوں کا فریضہ ہے۔ یعنی سعودی عرب ہی میں رہنے والے افراد

(واضح رہے کہ جدّہ مکّہ سے ۹۰ کیلومیٹر کے اندر ہے۔ لہٰذا وہاں کے مقیم حضرات اپنے قیام کے پہلے یا دوسرے سال حج کریں گے تو "تمتّع" ہوگا اور تیسرے سال فریضہ تبدیل ہو جائے گا۔)

★ حجِ تمتّع میں عمرہ پہلے ہوتا ہے اور حج بعد میں ہوتا ہے اور اِفراد میں حج پہلے ہوتا ہے اور عمرہ بعد میں۔

★ حجِ تمتّع میں قربانی واجب ہے۔ اور اِفراد میں واجب نہیں ہے

(۴)

حج تمتّع

اس حج کا مختصر ساخاکہ یہ ہے کہ اس میں پہلے عمرہ کرنا ہوگا اور اس کے بعد حج ہوگا۔

عمرہ کے اعمال میں احرام، طواف، نمازِ طواف، سعی اور تقصیر شامل ہیں۔ اور حج کے اعمال میں، احرام، عرفات میں وقوف، مُزدلفہ میں وقوف، روزِ عید رمیٔ جمرۂ عقبہ، قربانی، سر منڈانا ہے۔ مکّہ آکر طوافِ حج، نمازِ طواف، سعی، منیٰ میں گیارھویں اور بارھویں رات کا قیام اور دونوں دنوں میں تینوں شیطانوں کی رمی ـــــ آخر میں طواف النسّاء، اور نمازِ طواف شامل ہیں۔

عمرۂ تمتّع

(۱) احـــرام ـــــ اعمالِ عمرۂ تمتّع میں سب سے پہلا عمل احرام ہے اور اس کے لیے جگہ اور زمانہ دونوں کی قید ہے زمانے کے اعتبار سے صرف شوّال، ذی قعدہ اور ذی الحجّہ میں ہوگا جبکہ عمرۂ مفردہ پورے سال میں ہو سکتا ہے) اور مکان کے اعتبار سے احرام میقات (جس جگہ کو احرام

کے لیے معین کیا گیا ہے) سے ہونا چاہیے۔ واضح رہے کہ احرام کے معنی عمرہ یا حج کی نیت کے ساتھ لبیک کہنے کے ہیں۔ لباسِ احرام، احرام سے الگ ایک چیز ہے۔

ہدایات :- ہوائی جہاز ـــــ سے جدّہ وارد ہونے والے حضرات یا مدینہ جاکر مسجدِ شجرہ سے احرام باندھیں گے۔ یعنی عمرۂ تمتّع کی نیت کریں گے ـــــ یا جُحفہ جاکر احرام باندھیں گے جو جدّہ سے تقریباً ڈیڑھ سو کیلومیٹر کے فاصلے پر راہِ مدینہ میں سڑک سے کچھ دور واقع ہے۔ سڑک پر واقع جگہ کا نام رابغ ہے جہاں سے نذر کے ذریعے احرام باندھا جا سکتا ہے۔

جو حضرات ـــــ میقات تک نہ جا سکتے ہوں یا نہ جانا چاہتے ہوں، انھیں یہ اختیار ہے کہ میقات کے برابر فاصلے سے نذر کر کے احرام باندھ لیں، لیکن میقات سے کم فاصلے سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے، اور جدّہ میقات سے کم ہے لہٰذا جدّہ سے عمرۂ تمتّع کا احرام نذر کے ساتھ بھی صحیح نہیں ہو سکتا ہے۔

اب یہ حضرات جدّہ وارد ہو چکے ہیں تو رابغ جاکر بھی احرام

باندھ سکتے ہیں ورنہ اپنے ملک سے یا ہوائی جہاز کے اندر سے احرام باندھ کر آئیں۔ (غسلِ احرام یا نمازِ احرام واجب نہیں ہے)

احرام کے بعد مردوں کے لیے سلے کپڑے پہننا اور زیرِ سایہ سفر کرنا حرام ہے۔ لہٰذا نیتِ احرام سے پہلے کپڑے اُتار کر لنگی اور چادر پہن لیں اور اس میں گرہ وغیرہ نہ لگائیں اور پھر احرام کے بعد زیرِ سایہ سفر بھی نہ کریں ورنہ اس کے لیے بطور کَفّارہ ایک جانور قربان کرنا ہوگا، چاہے اپنے وطن واپس جاکر قربانی کریں اور غریب مومنین کو کھلادیں۔ اس کَفّارے کو سادات اور غیر سادات دونوں استعمال کرسکتے ہیں۔

احرام میں طہارت کی شرط نہیں ہے۔ لہٰذا عورت حالتِ حیض میں بھی احرام کی نیّت کرسکتی ہے البتہ طواف وغیرہ پاک ہونے کے بعد ہی انجام دے گی اور اتنے دنوں تک احرام باقی رہے گا اور اسکے احکام پر عمل کرنا ہوگا۔

احرام کے بعد

حسبِ ذیل اُمور حرام ہوجاتے ہیں:

(۱) خشکی کے جانور کا شکار۔

(۲) عورت سے صحبت کرنا۔
(۳) عورت کو بوسہ دینا۔
(۴) عورت کو جنسی خواہش کے ساتھ لمس کرنا۔
(۵) عورت کی طرف جنسی نگاہ سے دیکھنا۔
(۶) اپنے ہاتھ سے منی نکالنا۔
(۷) نکاح کرنا یا پڑھنا۔
(۸) خوشبو استعمال کرنا۔
(۹) مردوں کے لیے سلے کپڑے کا پہننا۔
(۱۰) سُرمہ لگانا۔
(۱۱) آئینہ دیکھنا۔
(۱۲) مردوں کے لیے موزہ یا بند جوتہ، چپل وغیرہ پہننا۔
(۱۳) جھوٹ بولنا۔ جھگڑا کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔
(۱۴) جوں وغیرہ مارنا۔
(۱۵) تیل مالش کرنا۔
(۱۶) جسم کے بال کاٹنا یا جُدا کرنا۔
(۱۷) مردوں کیلئے سر ڈھانکنا اور عورت کیلئے چہرہ پر کوئی کپڑا وغیرہ ڈالنا۔

(۱۸) مردوں کے لیے زیرِ سایہ سفر کرنا۔
(۱۹) بدن سے خون نکالنا۔
(۲۰) ناخن کاٹنا۔
(۲۱) اسلحہ ساتھ رکھنا۔

احرام کی باریکیاں

(۱) ہند و پاک سے بحری راستے سے آنے والے حضرات کا میقات یلملم نہیں ہے۔ انھیں چاہیے کہ یلملم سے پہلے ہی نذر کر کے احرام باندھ لیں تاکہ میقات کے برابر فاصلہ یقینی رہے اور پھر زیرِ سایہ کا کفّارہ دیدیں۔

(۲) "نذر" کے معنی منّت ماننے کے ہیں کہ انسان خدا سے یہ عہد کرے کہ میں نے خدا کے لیے اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے کہ عمرۂ تمتّع کا احرام فلاں مقام سے باندھوں گا۔

(۳) احرام کی نیت یہ ہے کہ "میں عمرۂ تمتّع کے لیے حجِ تمتّع، حجِ اسلام میں احرام باندھتا ہوں، قُربۃً اِلَی اللہ" اِس کے بعد بلا فاصلہ "لبّیک" کہے۔

(۴) "تَلبیہ" کے معنی ہیں:
"لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ" (حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں۔)

(۵) تَلبیہ کا سلسلہ مکّہ پہونچنے تک جاری رکھے اس کے بعد فوراً بند کردے۔

(۶) نابالغ بچّوں کو عمرہ کرانا ہے تو اُنھیں لباسِ احرام پہنا کر اُن کی طرف سے نیت کرے اور ممکن ہو تو اُن سے بھی نیت کرائے۔

(۷) لباسِ احرام، احرام کے لیے شرط نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص نہ بھی پہنے گا تو اُس کا عمرہ صحیح ہو جائے گا۔ صرف گنہگار ہوگا اور سِلے کپڑے پہننے کا کفّارہ دینا ہوگا۔

(۸) لباسِ احرام کا ہمہ وقت رہنا بھی ضروری نہیں ہے. وہ اُتارا بھی جا سکتا ہے اور بدلا بھی جا سکتا ہے۔ بلکہ نجس ہونے پر دھویا بھی جا سکتا ہے۔ جس طرح کہ غسلِ جنابت وغیرہ کرنا ہو تو اُسے اُتار کر غسل کرے، دوسرا لباسِ احرام بھی پہنا جا سکتا ہے،

(۹) لباسِ احرام میں لنگی، چادر واجب ہے۔ اس کے بعد زیادہ کپڑے

بھی پہنے جاسکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ سِلے ہوئے نہ ہوں۔

(۱۰) عورت اپنے کپڑوں ہی میں احرام کی نیت کرسکتی ہے۔ اسکے لیے لنگی چادر کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ کالے کپڑوں سے پرہیز کرے

(۱۱) احرام میں جس چمڑے کا ذبیحہ نہ معلوم ہو اسکی پیٹی کمر میں نہ باندھیں کافر ممالک سے آنے والی پیٹیوں کا استعمال خلافِ احتیاط ہے ورنہ نمازِ طواف باطل ہوجائے گی۔

(۱۲) کسی شخص کا بھی احرام کے بغیر مکہ میں داخلہ جائز نہیں ہے لیکن ایک مرتبہ عمرہ کرنے کے بعد ایک مہینے تک آمد و رفت کرنا جائز ہے اس کے بعد دوبارہ عمرہ کرنا ہوگا۔

(۱۳) رہبرِ انقلاب کی نظر میں احرام کے بعد رات کے وقت زیرِ سایہ سفر کرنا جائز تھا۔

(۱۴) سفر کی حالت میں سایہ بہر حال حرام ہے لیکن کسی منزل پر ٹھہرنے کے بعد ہر طرح کا سایہ کرنا جائز ہے، چاہے مکہ میں ہو یا عرفات میں ہو یا منیٰ میں ہو یا راستے میں جہاں قیام کریں' ہر جگہ سایہ رہنا جائز ہے اور چھتری وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔

(۵)

عمرۂ مفردہ

یہ عمرہ حج کے بعد یا سال کے اندر کسی وقت بھی ہو سکتا ہے اور ایک بہترین کارِ ثواب ہے۔ اِس عمرہ کا احرام بھی باہر سے آنے والے حضرات جحفہ یا مدینہ ہی سے باندھیں گے یا نذر کرکے بقدرِ میقات فاصلے سے باندھیں گے البتہ مکّہ میں رہ کر عمرہ کرنے والے حضرات حدودِ حرم سے باہر جاکر بھی احرام باندھ سکتے ہیں۔

رہبرِ انقلاب کی نظر میں عمرۂ مفردہ کا احرام مکہ والے اور باہر سے آنے والے دونوں حضرات حدودِ حرم کے باہر سے باندھ سکتے ہیں۔

★ ـــــ عمرۂ مفردہ میں طوافِ نساء واجب ہے لیکن عمرۂ تمتع میں واجب نہیں ہے۔

★ ـــــ عمرۂ مفردہ میں طواف و سعی کے بعد سر منڈایا جاسکتا ہے لیکن عمرۂ تمتع میں صرف ناخن یا چند بال کاٹے جائینگے اور سر منڈانا منیٰ سے پہلے جائز نہ ہوگا۔

★ ـــــ عمرۂ مفردہ کے بعد انسان اپنے وطن واپس جاسکتا ہے

لیکن عمرۂ تمتّع کے بعد حج کیے بغیر حدودِ حرم سے باہر نہیں نکل سکتا ہے۔ جدّہ وغیرہ جانا قطعاً ممنوع ہے۔

احکامِ میقات

- ★ ــــ میقات سے پہلے یا میقات کے بعد احرام باندھ لینا جائز نہیں ہے۔
- ★ ــــ احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھ جانے والے کے لیے میقات تک واپس آکر احرام باندھنا واجب ہے۔
- ★ ــــ اگر کسی شخص نے جدّہ سے عمرۂ تمتّع کا احرام نذر کر کے باندھ لیا ہے تو غلط کام کیا ہے۔ اسے دوبارہ جُحفہ یا رابغ تک جانا ہوگا، اور نہ جا سکے گا تو جہاں تک جا سکے گا وہاں تک جا کر احرام باندھ کر واپس آنا ہوگا، اور یہ بھی نہ ہو سکے گا تو مکّہ ہی سے دوبارہ احرام باندھ کر دوبارہ عمرہ کرنا ہوگا ورنہ عمرہ اور حج سب بیکار ہو جائے گا۔

٦

کفاراتِ محرماتِ احرام

(١) عورت سے صحبت کرنے یا شہوت کے ساتھ بوسہ دینے، اور خوش فعلی کرکے منی نکالنے کا کفارہ ایک اونٹ ہے۔ بلا شہوت بوسہ لینے میں ایک بکری ہے اور دیکھنے یا لمس کرنے میں کچھ نہیں ہے، شہوت سے لمس کرنے میں ایک بکری ہے۔

(٢) حالتِ احرام میں عقد کرنے کے بعد دخول بھی ہو جائے تو ایک اونٹ کفارہ ہے ورنہ صرف گناہ ہے۔

(٣) خود کاری کرکے منی نکالنے کا کفارہ ایک اونٹ ہے۔

(٤) کھانے میں خوشبودار چیز کے استعمال کرنے پر ایک بکری کفارہ ہے کھانے کے علاوہ خوشبو کے استعمال میں ایک بکری کفارہ ہے لیکن بنا بر احتیاط۔ البتہ حرام ضرور ہے۔

(٥) سِلے کپڑے پہننے کا کفارہ ایک بکری ہے، چاہے مجبوراً ہی استعمال کرے۔ عورت کے لیے سِلے کپڑے پہننا حرام نہیں ہے۔ اور نہ کوئی کفارہ ہے۔ مرد بھی تھیلی یا بیٹی وغیرہ استعمال کرسکتا ہے۔

بلکہ سوتے وقت لحاف وغیرہ بھی اوڑھ سکتا ہے۔

(۶) سرمہ لگانے میں کفّارہ واجب نہیں ہے، البتہ اگر اس میں خوشبو شامل ہے تو اس کا کفّارہ دینا ہوگا۔

(۷) آئینہ دیکھنا حرام ہے لیکن اس میں کوئی کفّارہ واجب نہیں ہے احتیاطاً ایک بکری دیدینا چاہیے۔

(۸) مردوں کے لیے ایسا جوتہ یا چپل یا موزہ پہننا جس سے پیر کا ظاہری حصّہ ڈھک جائے حرام ہے اور "احتیاطاً" ایک بکری کفّارہ بھی دے۔ (الخوئی)

(۹) جھوٹ بولنا، گالی بکنا، تفاخر کرنا (فخر کرنا) اگرچہ حرام ہے لیکن اس میں کوئی کفّارہ نہیں ہے۔

(۱۰) بلا سبب وجہ قسم کھانا حرام ہے لیکن سچّی قسم پر کوئی کفّارہ نہیں ہے۔ جھوٹی قسم پر پہلی مرتبہ بکری۔ دوسری مرتبہ گائے، اور تیسری مرتبہ اونٹ کفّارہ ہے۔

(۱۱) جوں وغیرہ مارنے میں ایک مٹھی گندم وغیرہ بطور کفّارہ دینا چاہیے۔

(۱۲) زینت کے لیے انگوٹھی پہننا، مہندی لگانا، یا، زیورات کا استعمال کرنا حرام ہے لیکن ان سب میں کفّارہ واجب نہیں ہے۔

(۱۳) مُحرِمُ اپنے جسم کے بال کاٹ ڈالے تو سر مونڈنے میں ایک بکری واجب ہے اور متفرق، یوم میں ایک ایک مٹھی گندم ۔ دوسرے کا سر مونڈنے میں کوئی کفّارہ نہیں ہے۔ (احرام کے خاتمے پر اپنے حلق یا تقصیر میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے)

(۱۴) مرد کے لیے سر کا ڈھانکنا جائز نہیں ہے۔ سر پر سامان رکھنا اور پانی میں غوطہ لگانا بھی حرام ہے۔ بلکہ غوطہ لگانا عورتوں کے لیے بھی حرام ہے، سر ڈھانکنے کا کفارہ ایک بکری ہے۔ دردِ سر کی صورت میں سر پر پیٹی باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اپنا ہاتھ بھی سر پر رکھ سکتا ہے اور تکیے پر سر رکھ کر لیٹ بھی سکتا ہے

(۱۵) عورت کے لیے چہرے پر کپڑا ڈالنا حرام ہے۔ پردہ کرنے کیلئے کپڑے کو چہرے سے دور رکھنا ہوگا۔ چہرہ ڈھانکنے کا کفّارہ احتیاطاً ایک بکری ہے۔ (الخوئی مدظلہٗ)

(۱۶) زیرِ سایہ سفر کرنے کا کفّارہ ایک بکری ہے۔ البتہ اگر سائے کا وجود و عدم برابر ہو تو کوئی کفّارہ نہیں ہے۔ (الخوئی مدظلہٗ) منزل پر پہونچکر، یعنی مکّہ، عرفات، منیٰ، مزدلفہ میں زیرِ سایہ یا چھتری لیکر چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عورتوں کے لیے بہرحال

زیرِ سایہ رہنا، چلنا، سفر کرنا سب جائز ہے۔

★ ـــــــ ایک احرام میں جتنی مرتبہ بھی زیرِ سایہ سفر کریگا کفّارہ ایک ہی رہے گا۔

(۱۷) جسم سے خون نکالنا اگرچہ حرام ہے لیکن اس میں کفّارہ واجب نہیں ہے

(۱۸) ناخن کاٹنے میں ایک ناخن کا کفّارہ ایک مُد (۳ پاؤ) غلّہ ہے اور تمام ناخنوں کا کفّارہ ایک بکری ہے۔ ہاتھ پاؤں دونوں کے ناخن کاٹے گا تو دو بکریاں کفّارے میں دے گا۔

(۱۹) اسلحہ ساتھ رکھنے کا کفّارہ احتیاطاً ایک بکری ہے۔

(۲۰) حرم کے درخت کاٹنے کا کفّارہ اُس کی قیمت ہے اور گھاس اکھاڑنے میں کوئی کفّارہ نہیں ہے

محرّمات اور کفّارات کا تفصیلی جائزہ

★ ـــــ احرام کے بعض محرّمات عام طور سے حُجّاج کرام سے تعلق نہیں رکھتے ہیں اور نہ ان کا کوئی محل ہوتا ہے۔ جیسے: جماع کرنا خود کاری کرنا، عقد کرنا، سرمہ لگانا، اسلحہ باندھنا۔ درخت کاٹنا وغیرہ۔

★ ـــــ بعض محرّمات میں کفّارہ واجب نہیں ہے۔ جیسے: آئینہ دیکھنا جھوٹ بولنا، جھگڑنا، انگوٹھی پہننا، مہندی لگانا، زیور پہننا عورت کا چہرہ کو ڈھانکنا، خون نکالنا، جوتہ یا چپل سے پیر ڈھانکنا (۔ آیۃ اللہ الخوئی مدظلہٗ کے یہاں کفّارہ احتیاطی ہے)

★ ـــــ ان حالات میں صرف درجِ ذیل مقامات پر کفّارہ واجب رہ جاتا ہے۔

عورت کو بوسہ دینا، خوش فعلی سے منی نکالنا، خوشبودار چیز کا کھانا۔ (سیب، سنترہ جیسے پھلوں کے علاوہ) سلے کپڑے پہننا جھوٹی قسم کھانا، جوں مارنا، مرد کا سر ڈھانکنا یا زیرِ سایہ سفر کرنا، ناخن کاٹنا۔

ـــــ اگر مُحرِم ان تمام اُمور سے پرہیز کرے تو تمام کفّارات سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اور جملہ محرّماتِ احرام سے پرہیز کرلے تو گناہ سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے اور جملہ محرّماتِ شریعتِ اسلام سے پرہیز کرلے تو جہنّم سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے

★ ـــــ مسئلہ کے نہ جاننے والے یا بھول جانے والے انسان پر کوئی کفّارہ واجب نہیں ہے۔ صرف غفلت میں بال گر جانے

یا جہالت میں ناخن کاٹنے یا تیل مالش کرنے میں کفّارہ واجب ہے۔ ورنہ اور کوئی کفّارہ واجب نہیں ہے۔ اور مذکورہ کفّارات نہایت (بہت کم) درجہ مختصر ہیں۔

★ ـــــ کفّارے کا جانور وطن واپس آکر یا دوسرے ملک میں بھی ذبح کراکے مستحقین پر تقسیم کرسکتا ہے اور اس کارِ خیر کے لیے دینی مدارس اور یتیم خانوں کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ان سے بہتر مستحقین کہیں اور نہیں مل سکتے ہیں۔

(۷)

طواف

احرام کے بعد عمرہ کا دوسرا عمل طوافِ خانۂ کعبہ ہے

طواف میں چند باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) عمرۂ تمتّع کے طواف کی نیت یوں کرے کہ:

" میں سات مرتبہ طوافِ خانۂ کعبہ کرتا ہوں

عمرۂ تمتّع میں حجِ تمتّع حجِ اسلام کے لیے واجب

قُرْبَةً اِلَی اللّٰه "

(۲) طواف میں خانۂ کعبہ کو حتّی الامکان بائیں ہاتھ پر رکھے اور وہ سامنے یا پس پشت نہ ہونے پائے۔ حجرِ اسماعیل کے پاس اس کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

(۳) طواف حجرِ اسماعیل کے باہر باہر اور مقامِ ابراہیم کے اندر اندر ہونا چاہیے۔ آیۃ اللہ الخوئی مدظلہٗ کے نزدیک زیادہ مجمع میں مقامِ ابراہیم کے باہر بھی طواف ہو سکتا ہے۔

(۴) طواف کا ہر چکر حجرِ اسود کے پاس سے شروع ہو کر وہیں آکر ختم ہونا

چاہیے اور اسی طرح سات شوط (چکر) پورے کرنا چاہیے۔

(۵) طواف کے لیے وضو یا غسل کا ہونا ضروری ہے۔ درمیانِ طواف اگر وضو ٹوٹ جائے تو اگر چار چکر پورے ہو چکے ہیں تو وضو کر کے وہیں سے جوڑ دے۔ ورنہ پھر سے شروع کرے۔

(۶) عورت کو دورانِ طواف حیض آجائے تو فوراً باہر نکل جائے اور ایّام ختم ہونے کے بعد طواف کرے، اور وقت تنگ ہو تو احرامِ حج باندھ کر عرفات و منیٰ چلی جائے اور وہاں سے واپس آکر طوافِ عمرہ کر کے پھر طوافِ حج بجالائے۔ البتہ سعی اور تقصیر وغیرہ حج سے پہلے ہی کرلے، کہ اس میں طہارت کی شرط نہیں ہے۔

(۷) عورت کو چاہیے کہ مکّہ پہونچنے کے بعد فوراً اعمالِ عمرہ انجام دے لے تاکہ ایّامِ نجاست کی زحمت پیش نہ آئے ورنہ قصداً تاخیر کی اور حیض آگیا اور وقتِ حج بھی آگیا تو حجِ اِفراد کی نیّت کر کے پہلے حج کرے گی اور بعد میں عمرہ کرے گی ـــــ اور پھر دوسرے سال دوبارہ حج کرنا ہوگا۔

(۸) سنّتی طواف میں وضو یا غسل کی شرط نہیں ہے۔ البتہ نمازِ طواف بغیر طہارت کے نہیں ہو سکتی ہے۔

(۹) طواف میں بدن اور لباس کی طہارت بھی ضروری ہے اور یہاں
انگلی کے پور کے برابر خون بھی معاف نہیں ہے۔
(۱۰) مرد کے لیے طواف میں ختنہ کی بھی شرط ہے۔ اس کے بغیر طواف صحیح
نہ ہوگا، اگرچہ دوسرے کسی عمل میں یہ شرط نہیں ہے۔
ختنہ فی الفور ممکن نہ ہو تو دوسرے سال حج کرے لیکن ختنہ کے
بغیر طواف اور پھر عمرہ اور حج سب باطل ہے۔

نمازِ طواف

طواف کے بعد دو رکعت نمازِ طواف مثل نمازِ صبح (بلا اذان و اقامت)
واجب ہے۔ نیت نمازِ طواف کی ہوگی اور جگہ مقامِ ابراہیم کے پیچھے یا
مجبوری میں اس کے برابر ہوگی۔ مجمع میں قریب جگہ نہ ملے تو دور بھی ہو سکتی
ہے لیکن قریب ہونے کی کوشش کرے۔ سنّتی طواف کی نماز پوری مسجد میں
کسی جگہ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

باریکیاں

(۱) طواف انجام دینے کی طاقت نہیں
ہے تو کسی کے کاندھے یا چارپائی پر طواف کرسکتا ہے۔ نائب بنانا
صحیح نہیں ہے۔ نیابت بالکل ناممکن ہو جانے کی صورت میں ہوتی ہے۔

(۲) طواف میں نیابت کرنے والے کے لیے احرام کی شرط نہیں ہے۔
البتہ اگر باہر سے طواف کے لیے آرہا ہے تو مکّہ میں بغیر احرام کے
داخل نہیں ہوسکتا ہے۔

(۳) اگر چار پائی پر طواف کرنے کا امکان تھا اور دوسرے کو نائب بنا دیا
تو یہ طواف باطل ہے اور دوبارہ طواف کرنا ہوگا۔

(۴) نمازِ طواف کو مکمّل طور پر صحیح ہونا چاہیے۔ صحیح ہونے کا اطمینان نہ ہو
تو خود بھی پڑھے اور نائب بھی بنائے۔

(۵) نمازِ طواف کسی کے ساتھ باجماعت بھی پڑھ لے تو خود بہر حال
پڑھنا پڑے گی۔

(۸)

سعی

طواف و نمازِ طواف کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہوگی۔ کوہِ صفا سے سعی کا آغاز ہوگا اور کوہِ مروہ پر خاتمہ ہوگا۔ اسکی واپسی دوسرا چکر شمار ہوگی اور اس طرح سات چکر ضروری ہوں گے جنکا خاتمہ مروہ پر ہوگا۔ اور وہیں تقصیر کرنا ہوگی یعنی احرام سے خارج ہونے کی نیّت سے چند بال یا ناخن کاٹ دینا ہوں گے اور احرام کا خاتمہ ہوجائیگا اور تمام محرّماتِ احرام حلال ہوجائیں گے اور مکہ سے باہر جانے کے علاوہ ہر طرح کی آزادی مل جائے گی، البتہ حج سے پہلے سر منڈانا حرام رہے گا۔

(۱) سعی میں طہارت کی بھی شرط نہیں ہے۔ (۲) سعی میں پیدل چلنے کی بھی شرط نہیں ہے
(۳) سعی کے دوران صفا یا مروہ کہیں بھی بیٹھ کر دم لے سکتا ہے۔
(۴) پیدل یا سواری کسی طرح سعی ممکن ہو تو نائب نہیں بنا سکتا ہے۔
(۵) طواف کے بعد فی الفور سعی واجب نہیں ہے لیکن زیادہ تاخیر بھی جائز نہیں ہے۔

نوٹ: عمرۂ تمتع میں طوافِ نساء واجب نہیں ہے لیکن عمرۂ مفردہ میں بہرحال واجب ہے اور جسقدر عمرۂ مفردہ کرے گا اتنے ہی طوافِ نساء انجام دینا ہوں گے اور ہر طواف کے ساتھ دو رکعت نمازِ طواف بھی ادا کرنا ہوگی۔

(۹)

اعمالِ حج

آٹھ ذی الحجہ کو احرامِ حج باندھنا ہوگا۔ ۹ ذی الحجہ کی صبح کو بھی ہو سکتا ہے لیکن عام طور سے قافلے آٹھ ذی الحجہ کو روانہ ہو جاتے ہیں۔ یہ احرام اپنے گھر یا مسجد الحرام یا کسی بھی جگہ سے ہو سکتا ہے۔ نیت احرامِ حجِ تمتّع کی ہوگی۔ (احرام کے بعد مستحبی طواف کرنے کا حق نہیں ہے اب صرف عرفات جانا ہوگا۔)

عرفات ـــــ میں ۹ ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب سے غروب تک رہنا ہوگا اور یہاں صرف رہنا واجب ہے، باقی اعمال یعنی نماز تلاوت، دعا وغیرہ اختیاری ہیں۔

زوال کے قریب وقوفِ عرفات کی نیت کرے اور غروب تک مقیم رہے۔ کسی وجہ سے زوال تک نہ پہونچ سکے اور شب میں تھوڑی دیر وقوف کرے تو بھی کافی ہے۔

مزدلفہ ـــــ غروب کے بعد مزدلفہ کے لیے روانہ ہوگا اور وہاں اذانِ صبح سے پہلے پہونچ جائے گا۔ نمازِ مغربین وہیں جا کر پڑھے تو بہتر ہے لیکن تاخیر کا خطرہ ہو تو عرفات ہی میں پڑھ کر روانہ ہوگا۔ اور یہیں سے

تقریباً ستّر عدد کنکریاں جمع کی جائیں گی جو منیٰ میں رمی جمرات کے کام آئیں گی۔

عورتیں، بچّے، ضعیف اور مریض طلوعِ فجر سے پہلے بھی نکل سکتے ہیں اور ان کے ذمّے دار اور تیمار دار بھی ان کے ساتھ جا سکتے ہیں تاکہ بھیڑ و ہجوم میں پریشان نہ ہو جائیں۔

باریکیاں

(۱) عرفات میں شبِ عید اور مُزدلفہ میں صبحِ عید پہونچ جانے والے کا حج صحیح ہے۔

(۲) عرفات میں اصلاً نہ پہونچنے اور صرف مُزدلفہ میں شبِ عید پہونچ جانے والے کا حج بھی صحیح ہے۔

(۳) عرفات، اصلاً نہ پہونچنے اور مُزدلفہ صبحِ عید پہونچ جانے والے کا حج بھی صحیح ہے۔ (الخوئی مدظلہٗ)

(۴) عورت کو یہ اندیشہ ہے کہ دس ذی الحجہ کے بعد حیض شروع ہو جائے گا اور اس کے خاتمے تک قافلہ انتظار نہیں کرے گا تو وہ عرفات جانے سے پہلے طواف اور نمازِ طواف انجام دے سکتی ہے۔

(۱۰)
واجباتِ منیٰ

مُزدلفہ میں رات گذارنے کے بعد آفتاب نکلتے ہی انسان مزدلفہ کی سرحد سے منیٰ کی طرف باہر نکل سکتا ہے۔ منیٰ پہونچنے کے بعد اسے سب سے پہلا کام رمیٔ جُمرہ عقبہ (بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا) انجام دینا ہے۔ اس کام کے لیے مُزدلفہ ہی سے کنکریاں جمع کرنا ہوں گی کم از کم سترّ عدد کنکریاں جمع کرکے تھیلی میں رکھ دے۔ انگلی کے ایک پور کے برابر کنکریاں ہوں۔ نہ اتنی بڑی ہوں کہ حُجّاج زخمی ہو جائیں، اور نہ اتنی چھوٹی ہوں کہ ہوا میں اُڑ جائیں اور جُمرہ تک نہ پہونچ سکیں۔

★ ـــــ جُمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں مارنا ہیں اور ایک ایک کرکے اور سب کا لگنا بھی شرط ہے۔ جُمرہ کے کھلے ہوئے پتھر پر کنکریاں مارنا ہوں گی سمینٹ کی دیوار پہ مارنا صحیح نہیں ہے اس کام میں طہارت یا قبلہ رُو ہونے کی شرط نہیں ہے۔

★ ـــــ رمیٰ کی نیّت یہ ہوگی کہ: "جُمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں مارتا ہوں حجِ تمتّع میں واجب قُرْبَۃً اِلَی اللہ"

یہ کام دن ہی کے دوران انجام پانا چاہیے۔ صرف عورتوں کو یہ اختیار ہے کہ وہ مزدلفہ سے رات ہی میں چلی آئیں اور رمی کرلیں ورنہ دوسری رات انھیں بھی قضا کی نیت کرنا ہوگی۔ مرد بہر حال دن ہی میں رمی کریں گے۔

اب اگر دن میں منیٰ نہ پہونچ سکے تو دوسرے دن پہلے دسؔ ذی الحجہ کی قضا جمرۂ عقبہ کو ماریں گے۔ پھر قربانی کریں گے۔ سر کے بال منڈائیں گے۔ اس کے بعد گیارہ تاریخ کے اعمال انجام دیں گے۔

واضح رہے کہ کنکریاں حدودِ حرم کے اندر کی ہونی چاہئیں اپنے ملک سے لانے کا اختیار نہیں ہے اور نئی ہونی چاہئیں کہ استعمال شدہ نہ ہوں۔ اُس جگہ سے اٹھا کر مار دینے کا اختیار نہیں ہے، البتہ دوسرے حاجی سے مانگ کر لے سکتے ہیں۔ خود اپنے ہاتھ سے چُننا شرط نہیں ہے۔

★ ——— فقط ایک جمرۂ عقبہ کو پتھر مارنے کے بعد قربانی کرنا ہوگی۔

★ ——— قربانی میں ایک آدمی کی طرف سے ایک جانور ہوگا اس میں شرکت جائز نہیں ہے۔

★ ـــــ بھیڑ، بکری کم سے کم سات ماہ کی ورنہ ایک سال کی ہونی چاہیے

★ ـــــ جانور کانا، لنگڑا، کان کٹا، سینگ ٹوٹا اور خصّی نہ ہو اور زیادہ لاغر و کمزور بھی نہ ہو۔

★ ـــــ یہ قربانی منیٰ میں ہونی چاہیے اور آجکل قربان گاہ منیٰ کے باہر ہے لہٰذا ۲۹ ذی الحجہ تک بھی قیام کا امکان ہو اور منیٰ میں قربانی کر سکتا ہو تو انتظار کرے، ورنہ موجودہ قربان گاہ میں ذبح کرے۔

★ ـــــ قربانی کرنے کے لیے دوسرے شخص کو نائب بنا سکتا ہے چاہے خود بھی نیابۃً حج کر رہا ہو۔ رہبرِ انقلاب کی نظر میں ذبح کرنے والے کا شیعہ ہونا ضروری ہے۔

★ ـــــ قربانی کے بعد اُس کے گوشت کا ایک حصّہ "احتیاطاً" مومن فقیر کو صدقہ دے۔ ایک حصّہ کسی مومن کو ہدیہ دے اور ایک حصّے میں سے خود کھائے۔ فقیری حصّہ اس کے وکیل کو بھی دے سکتا ہے کہ منیٰ میں فقیر نہیں پائے جاتے ہیں۔ دوسرے مومن کا حصّہ کسی حاجی کو بخش دے اور وہ قبول کر کے وہیں چھوڑ دے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حصّہ الگ الگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف فرضی تقسیم بھی کافی ہے۔ اگر منیٰ میں فقیر نہ مل سکے تو منیٰ کے ذبح شدہ جانور کے ایک تہائی گوشت کی قیمت کسی فقیر کو دیدے ——
(یہ سب آقائے خوئی دام ظلّہٗ کی نظر میں احتیاطِ واجب ہے۔)

قربانی کا بدل

★ —— اگر اتفاق سے پیسے کم پڑجائیں یا معلوم ہوجائے کہ امسال جانور نہ مل سکیں گے تو قربانی کے بدلے ۷ - ۸ - ۹ ذی الحجہ تین روزے مکّہ میں رکھے اور ۷ روزے اپنے وطن واپس آنے کے بعد رکھے۔

★ —— قربانی کے یہ دس روزے واجب ہیں اور بہتر یہ ہے کہ وہ تین روزے بھی مسلسل رکھے جائیں اور یہ سات بھی۔

حلق و تقصیر

قربانی کے بعد منیٰ ہی میں سر کے بال کٹوانا ہوں گے اور بہتر یہ ہے کہ سارے بال صاف کرادے، اگرچہ چند بالوں پر بھی اکتفا کرسکتا ہے

لیکن پہلے پہل حج کرنے والے کو احتیاطاً حلق ہی کرانا چاہیے۔ اپنے بال اپنے ہاتھ سے بھی کاٹ سکتا ہے اور دوسرے کی بھی مدد لے سکتا ہے اگرچہ جو شخص حالتِ احرام میں ہے اُسے دوسرے کے بال نہیں کاٹنا چاہئیں۔ یہ اور بات ہے کہ کاٹ بھی دے گا تو کوئی کفّارہ واجب نہ ہوگا۔

---

(۱۱)

اعمالِ منیٰ کے بعد

منیٰ کے اعمال کے بعد اگر اتنا وقت باقی رہ گیا ہے کہ مکّہ جاکر وہاں کے اعمال انجام دیکر غروب سے پہلے یا آدھی رات سے پہلے منیٰ واپس پہونچ جائے تو مکّہ جاکر وہاں کے اعمال بجالائے ورنہ ۱۱ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو ۷۔۷ کنکریاں مارنے کے بعد مکّہ جائے۔ اور اگر ۱۰۔ ذی الحجہ کو رمی۔ ذبح۔ حلق وغیرہ نہیں کر سکا ہے تو پہلے بہ نیت قضا بڑے شیطان کو پتھر مارے۔ پھر ذبح کرے، پھر سر منڈائے پھر تینوں شیطانوں کو ادا کی نیت سے پتھر مارے اور اس کے بعد مکّہ جائے ـــــ اور وقت نہ مل سکے تو ۱۲ ذی الحجہ کو زوال کے بعد مکّہ جاکر ان اعمال کو انجام دے۔

گیارھویں۔ بارھویں رات میں منیٰ میں قیام ضروری ہے چاہے غروب سے نصفِ شب تک ہو یا نصفِ شب سے صبح تک ہو ـــ اور پھر دونوں دن تینوں شیاطین کو پتھر مارنا بھی واجب ہے۔
بارھویں تاریخ کو پتھر مارنے کے بعد زوال تک انتظار کرنا ضروری ہے

اور زوال کے بعد ہی منیٰ سے مکہ واپس جا سکتا ہے۔

حاجی کو یہ اختیار بھی ہے کہ وہ منیٰ سے گیارھویں یا بارھویں رات کو نصف شب کے بعد مکہ چلا جائے اور وہاں اعمال بجالائے لیکن گیارھویں کو ایسے وقت سے واپس آئے کہ دن ہی دن میں تینوں شیاطین کو رمی کر سکے اور بارھویں تاریخ کو بھی زوال سے پہلے واپس آجائے تاکہ زوال کے بعد آخری مرتبہ مکہ واپس جا سکے۔

اِس بات کا خیال کرنا ضروری ہے کہ بارھویں تاریخ کو زوال کے بعد اور مغرب سے پہلے حدودِ منیٰ سے باہر نکل جائے ورنہ شب میں قیام بھی کرنا پڑے گا اور ۱۳۔ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو پتھر بھی مارنا ہونگے اِس کے بعد ہی مکہ واپس جانے کا اختیار ہوگا۔

ان اعمال میں سر منڈانے کے بعد تمام محرّماتِ احرام حلال ہو جاتے ہیں صرف خوشبو اور عورتیں حرام رہ جاتی ہیں کہ طوافِ حج کے بعد خوشبو حلال ہوگی اور طوافِ نساء کے بعد عورت حلال ہوگی۔

---

(۱۲)

متفرق اہم باریکیاں

- طوافِ نساء، مرد اور عورت دونوں کے لیے واجب ہے۔ اور یہ طواف بالکل دوسرے طواف کے مانند ہے، صرف نیت طوافِ نساء کی ہوگی اور اس کے بغیر نہ مرد کے لیے عورت حلال ہوگی اور نہ عورت کے لیے مرد حلال ہوگا۔ بلکہ نابالغ بچہ بھی اگر عمرۂ مفردہ یا حجِ تمتع میں طوافِ نساء نہیں کرے گا تو بالغ ہونے کے بعد اُسے بھی عقد کرنے کا حق نہ ہوگا۔

- حجِ بیت اللہ کے ساتھ زیارت مدینہ منوّرہ کی بیحد تاکید کی گئی ہے چاہے پہلے جائے یا بعد میں جائے۔
- مدینہ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی کوئی شرط نہیں ہے۔
- مدینہ میں زیارت مرسل اعظمؐ۔ زیارت معصومین بقیع کے ساتھ شہداءِ اُحد کی بھی زیارت کرنی چاہیے۔
- مساجدِ مدینہ میں مسجدِ قبا، مسجدِ قبلتین کافی اہمیت کی حامل ہیں۔

- بیت الاحزان بھی ایک یادگار ہے۔

- سعودیہ عرب میں عام طور سے کھُلی بسیں یا گاڑیاں فراہم نہیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ انسان بند گاڑی سے چلا جائے اور احرام میں زیرِ سایہ سفر کرنے کی بناء پر مردوں کی طرف سے کفّارہ ادا کرے۔
- نماز میں سجدہ گاہ کے استعمال سے پرہیز کرے کہ خدام اسے بدعت کہکر اس کی توہین کرتے ہیں۔
- مسجدِ اکرام کا اپنا پتھر بھی قابلِ سجدہ ہے اور مسجد النبیؐ میں فرش کے درمیان پتھر خالی ہے تو اس پر سجدہ کرے ورنہ چٹائی، پنکھا یا کاغذ پر سجدہ کرے۔ حتیٰ الامکان ہاتھ پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔
- وقتِ نماز مسجد میں موجود ہے تو شریکِ نماز ہوجائے اور ارکانِ نماز کو باقاعدہ طور پر بجالائے۔
- عرفات میں مومنین کرام، ظہورِ امامؑ اور نصرتِ لشکرِ اسلام کے بارے میں مسلسل دعائیں کرتا رہے۔
- سوتے وقت اِس بات کا خیال رکھے کہ سر نہ ڈھکنے پائے کہ یہ بات حالتِ احرام میں مردوں کے لیے صحیح نہیں ہے۔ عورت بھی اپنے چہرے کا

خیال رکھے، کہ اس پر کپڑا نہ پڑنے پائے۔

- منیٰ میں سر منڈانے کے بعد سلے کپڑے پہن سکتا ہے اور بند گاڑی میں سفر بھی کر سکتا ہے۔
- مجبوری کی حالت میں مکّہ کے اعمال طواف و سعی وغیرہ ۲۹ ذی الحجہ تک انجام دیے جا سکتے ہیں۔
- جس عورت نے حیض کے خوف سے طواف وغیرہ کر لیا تھا اُسے حیض نہیں آیا تو منیٰ سے واپسی پر دوبارہ اعمال انجام دے۔
- جس عورت نے عرفات جاتے وقت طواف وغیرہ احتیاطاً نہیں کیا ہے اور اچانک حیض آگیا ہے اور قافلے کے ٹھہرنے کا امکان نہیں ہے تو طواف کے لیے کسی کو نائب بنا دے اور سعی خود کر لے کہ سعی میں طہارت کی شرط نہیں ہے پیشگی طواف میں بھی سعی خود کرنا چاہیے اور واپس آکر دوبارہ بھی اگر طواف ممکن نہیں تھا تو سعی کر لینا چاہیے تھی۔
- جس شخص نے قصداً طوافِ نساء نہیں کیا ہے چاہے مسئلے سے ناواقف ہی کیوں نہ رہا ہو اُسے خود جاکر طوافِ نساء کرنا ہوگا ورنہ عورت حرام ہی رہے گی البتہ اگر بھول کر چھوڑ دیا ہے تو نائب بھی بنا سکتا ہے
- عرفات سے پہلے طوافِ نساء کر لینے والی عورت اپنے شوہر کے لیے

حلال نہ ہوگی جبتک باقی اعمال تمام نہ ہوجائیں اور منیٰ میں حلق اور قربانی مکمل نہ ہوجائے۔

- اگر کوئی شخص احرام باندھ کر جدہ وارد ہوا اور حکام نے کسی وجہ سے داخلے سے روک دیا تو احرام کے خاتمے کے لیے ایک جانور ذبح کرنا ہوگا یا اس کے بدلے تین روزے رکھنا ہوں گے اور سات روزے واپسی کے بعد رکھے گا ورنہ اس کے بغیر احرام باقی رہے گا اور محرمات احرام سے پرہیز کرنا پڑے گا۔ قربانی کے بعد تقصیر بھی کرے تو بہتر ہے
- اگر عمرۂ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد بیماری کی وجہ سے مجبوری ہوجائے تو قربانی دیکر احرام ختم کرسکتا ہے۔ اور اگر احرام حج تمتع میں عرفات تک پہونچنے سے مجبور ہوگیا ہے تو عمرۂ مفردہ بجالاکر احرام کو ختم کرسکتا ہے۔

وَالسَّلام علیٰ مَنِ اتّبع الہُدیٰ

(جوادی) دستخط

۷ رشوال المکرم ۱۴۱۲ھ ہجری

(۱۴)

جدید ترین فتاوائے آیۃ اللہ العظمیٰ السید الخوئی دام ظلہ

سوالات و جوابات

(حج)

س : دو طواف ملا کر انجام دینے کے بارے میں کیا حکم ہے اور آیا ایک طواف کے فوراً بعد احتیاطاً دوبارہ طواف کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ ؟

ج : دو طواف ملا کر انجام دینا حرام ہے لیکن احتیاطاً دوسرا طواف کرنا اِس حکم سے باہر ہے ۔

س : اگر مستطیع انسان کو اُس سال حج کی اجازت نہ ملے تو کیا استطاعت کا اگلے سال تک باقی رکھنا واجب ہے یا انسان آئندہ سال حج کے موسم تک آزاد ہے ۔ ؟

ج : استطاعت کا محفوظ رکھنا ضروری ہے، ورنہ اگر مال کو صرف کر دیا تو حج اُس کے ذمّے ثابت ہو جائے گا اور کسی قیمت پر معذور نہ ہوگا۔

س : اگر استطاعت مالی کے بعد ویزہ نہ ملا اور دوسرے سال شدید ضرورت پیش آگئی تو مال کے خرچ کر دینے کے بعد حج اُس کے ذمّے ثابت رہ جائے گا۔ ؟

ج : مذکورہ صورت میں استطاعت کا محفوظ رکھنا واجب نہیں ہے

س : صفا و مروہ کے درمیان بالائی حصہ پر سعی کرنا جائز ہے، یا نہیں۔ ؟

ج : اگر وہ جگہ دونوں پہاڑوں کے درمیان کہی جاتی ہے تو جائز ہے، ورنہ دوبارہ نیچے سعی کرنا ضروری ہے۔

س : مقامِ ابراہیم کے باہر طواف ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

ج : بیشک ہو سکتا ہے۔

س : اگر بالائی حصّے پر سعی کی اور بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سعی باطل تھی تو کیا کرے گا ؟

ج : اگر وقت نہیں نکل گیا ہے اور طواف و سعی کا تسلسل نہیں ٹوٹا ہے تو دوبارہ سعی کرے ورنہ سارے اعمال دوبارہ انجام دے۔

س : اگر تقصیر کو ترک کر کے باقی اعمال انجام دے لیے ہیں

توصرف تقصیر کا اعادہ ضروری ہے یا سارے اعمال کا ؟

ج : اگر قصداً ترک کیا ہے تو حج باطل ہے۔ اور اگر اتفاقاً ترک ہو گئی ہے تو صرف تقصیر واجب ہوگی۔

س : اگر منیٰ سے آدھی رات سے پہلے، ناواقفیت کی بنا پر تھوڑی دیر کے لیے باہر نکل گیا تو کیا یہ شب باشی کافی ہے یا دوسرے حصے کو منیٰ میں گزارنا ہوگا۔

ج : دوسری رات کا وہ حصہ منیٰ میں گذارنا واجب ہے۔

س : کیا آدھی رات رہنے کا اختیار گیارہوں، بارھویں دونوں راتوں کے لیے ہے۔ ؟

ج : بیشک۔

س : کیا جمرات کو بالائی منزل سے رمی کر سکتے ہیں ؟

ج : احتیاط واجب کے خلاف ہے۔

س : اگر کوئی شخص ذی قعدہ میں عمرہ کرے اور پھر ذی الحجہ میں دوبارہ حرم میں داخل ہونا چاہے تو کیا دوبارہ احرام واجب ہے اور اسی طرح اگر عمرہ کے سارے اعمال ذی قعدہ میں انجام د اور طواف نساء ذی الحجہ داخل ہونے کے بعد کیا، تو کیا اسی

ماہ میں داخلۂ حرم کے لیے دوبارہ احرام ضروری ہے۔؟

ج : پہلی صورت میں احرام ضروری ہے اور دوسری صورت میں ضروری نہیں ہے چاہے طوافِ نساء ہی کے لیے کیوں نہ داخل ہو۔

س : اگر عمرۂ مفردہ شروع کیا اور طوافِ نساء سے پہلے اسے عمرۂ تمتع بنا دیا تو کیا طواف نساء ضروری ہے ؟

ج : ضروری نہیں ہے۔

س : اگر مُحرِم کا سر عیب دار ہے اور وہ اُسے کھولنا نہیں چاہتا ہے تو کیا اس کے لیے حالتِ احرام میں سر ڈھانکنا جائز ہے۔؟

ج : جبتک سر کے کھولنے کی زحمت ناقابلِ برداشت نہ ہو جائے سر کھولنا ضروری ہے۔

س : اگر کسی وجہ سے سر ڈھانکنا جائز ہو جائے تو کیا اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ کپڑا سِلا ہوا نہ ہو۔؟

ج : ضرورت کی صورت میں شرط نہیں ہے۔

س : اگر عورت احرام سے پہلے سے حیض میں ہے اور اسے معلوم ہے

کہ یہ سلسلہ اعمال کے خاتمے تک باقی رہے گا، ساتھی اور لوگ انتظار نہ کریں گے تو کیا اعمال میں نائب بنانے کے خیال سے احرام باندھ سکتی ہے ؟

ج : اُسے چاہیے کہ حجِ افراد کا احرام باندھے اور عرفات چلی جائے اس کے بعد مزدلفہ جائے۔ پھر منیٰ کے اعمال انجام دے قربانی کی ضرورت نہیں ہے اور نماز کے لیے نائب بنادیگی اور پھر عمرہ سال کے اندر کسی وقت بھی انجام دیدے گی۔

س : اگر حج یا عمرہ کرنے والا ناواقفیت میں جدّہ سے احرام باندھ لے اُس کے حج کا حشر کیا ہوگا ؟

ج : اگر معذور نہیں تھا تو حج و عمرہ باطل ہیں۔

س : اگر نمازِ جماعت کی وجہ سے طواف روکنا پڑے، نصف طواف سے قبل یا بعد اور اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے تو کیا اس طواف کی تکمیل کافی ہے ؟

ج : مذکورہ صورت میں اسی طواف کا مکمّل کردینا کافی ہے۔

س : ضرورت کی بناء پر تیل کی مالش کرنے میں کفّارہ ہے یا نہیں؟

ج : ضرورت میں (کفّارہ) نہیں ہے۔

س : سائے میں چلنے کے کفّارے کا حکم دیگر کفّارات جیسا ہے کہ صرف فقراء ومساکین کو دیا جائے یا خود بھی کھا سکتا ہے اور اغنیاء کو بھی دے سکتا ہے ؟

ج : کُل کا کُل فقراء کو دینا ہوگا اور استعمال کرنا حرام ہے ۔

س : میقات سے احرام باندھنا افضل ہے یا دوسرے مقام سے نذر کرنے کے بعد ؟

ج : میقات سے احرام (باندھنا) بہرحال افضل ہے ۔

س : اگر کسی مقام کو میقات سمجھ کر احرام باندھ لیا اور آدھے اعمال کے بعد اندازہ ہوا کہ وہ میقات نہیں تھا تو دوبارہ میقات تک جانا ضروری ہے یا نہیں، اور اگر واپس جانے میں حج کے فوت ہوجانے کا خطرہ ہو تو کیا کرے ۔ ؟

ج : میقات تک جاکر دوبارہ احرام باندھنا ضروری ہے اور اگر عمل کے فوت ہوجانے کا خطرہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو وہاں تک واپس جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جس جگہ ہے وہیں دوبارہ احرام باندھ کر اعمال کو از سرِ نو انجام دے ۔

س : اگر حج تمتع والا جہالت (نادانی) میں یا بھول کر حجِ قران کرلے

تو اس کا کیا انجام ہوگا ؟

ج : اگر حج واجب تھا تو باطل ہے اور اگر مستحب تھا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س : اگر عورت احرام سے پہلے حائضہ ہو جائے اور اس کا فریضہ حج افراد ہو جائے تو حج افراد کرنا ضروری ہے یا اپنے گھر واپس چلی جائے اور دوسرے سال دوبارہ آکر حج کرے ؟

ج : حج افراد کا انجام دینا ضروری ہے اور بغیر حج واپس جانا جائز نہیں ہے۔

س : آیا یہ حج افراد' حج الاسلام کے لیے کافی ہوگا ؟ یا نہیں ؟

ج : بیشک کافی ہو جائے گا۔

س : عمرہ میں سعی کرنے کے بعد انسان خود اپنی تقصیر کرسکتا ہے اور دوسرے کو تقصیر کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج : خود اپنی تقصیر کرسکتا ہے اور اپنی تقصیر کے بغیر دوسرے کی تقصیر نہیں کرسکتا ہے۔

س : اگر کوئی شخص (کوہ) صفا و مروہ میں آمد و رفت کو ایک چکر سمجھ کر سات مرتبہ سعی کرے تو اس کا عمل کیسا تھا ؟

ج : اگر ناواقفیت میں ایسا کیا ہے تو سعی صحیح ہے اور کافی ہے۔

س : اگر کوئی شخص آخرِ شب میں طواف اور اس کی نماز انجام دے تو کیا سعی کو طلوعِ آفتاب کے بعد تک ملتوی کر سکتا ہے؟

ج : اسقدر تاخیر میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ بہتر یہی ہے کہ بلا ضرورت تاخیر نہ کرے۔

س : اگر منیٰ میں فقیر نہ ملے تو اُس کا حق ساقط ہو جاتا ہے یا انسان اُس کے حق کا ذمّے دار رہے گا ؟

ج : احتیاطاً ضامن رہے گا۔

س : کیا قربانی حجِ تمتع کا گوشت کھانا ضروری ہے ؟

ج : احتیاطاً واجب ہے۔

س : حالتِ احرام میں لفٹ میں اوپر یا نیچے جانا کیسا ہے؟

ج : حالتِ احرام میں سائے میں سفر کرنا حرام ہے، اور یہ سفر نہیں ہے۔

س : گاڑی میں مجبوری کے بغیر سعی کرنا کیسا ہے ؟

ج : اگر اپنے اختیار سے سوار ہوا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے، اور سعی صحیح رہے گی۔

س : اگر جدّہ میں رہنے والے کسی کی نیابت میں حج یا عمرہ کرنا چاہیں تو کیا اپنے گھر سے احرام باندھ سکتے ہیں، کہ اُن کا گھر میقات سے قریب تر ہے؟ یا یہ بات (عمل) صرف اپنے حج اور عمرہ میں ہے۔

ج : اگر وہ شخص جدّہ میں مقیم ہے تو گھر سے احرام باندھ سکتا ہے لیکن باہر سے آنے والے کو میقات تک بہرحال جانا پڑے گا۔

س : اگر کوئی شخص کسی شخص کو عمرۂ مفردہ کے لیے اپنا نائب بنائے اور وہ شخص مکّہ کے اندر ہو تو کیا وہیں سے احرام باندھ سکتا ہے؟ یا کہیں اور جانا پڑے گا جبکہ نائب بنانے والا جدّہ میں مقیم نہیں ہے؟

ج : اپنی جگہ سے احرام باندھ سکتا ہے۔

س : اگر کوئی طالب علم مستطیع ہو گیا لیکن حج کا زمانہ امتحان کا زمانہ ہے اور اس طرح (حج بجالانے میں اس کے) ایک سال ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے، تو کیا یہ بات استطاعت سے مانع ہے؟

ج : اگر حج میں ناقابلِ برداشت زحمت ہے تو اس کا ترک کرنا جائز ہے۔

س : جس شخص پر سائے کا کفّارہ واجب ہے اگر خود بھی فقیر ہے تو کیا خود استعمال کر سکتا ہے ؟

ج : ہرگز نہیں۔

س : اگر کوئی شخص قصداً عرفات کے باہر وقوف کرے تو اُس کے حج کا کیا انجام ہوگا۔ ؟

ج : اگر ایک لمحہ بھی عرفات سے گذر گیا ہے تو حج صحیح ہے، ورنہ باطل ہے۔

س : حجّاج کو حج یا عمرہ کے واجبات کی تعلیم دینے کی اُجرت لینا کیسا ہے ؟

ج : حرام ہے۔

س : نیابۃً طوافِ حج کرنے والا وضو کی نیّت اپنی طرف سے کرے گا یا نائب بنانے والے کی طرف سے ؟

ج : اپنی طہارت کا قصد ہونا چاہیے

س : نائب کے اعمال حج اپنی تقلید کے اعتبار سے ہوں گے یا نائب بنانے والے کی تقلید کے اعتبار سے ۔؟

ج : نائب بنانے والے کی تقلید کے اعتبار سے ۔

س : بہت سے حجّاج عام لوگوں کے ساتھ اعمال انجام دیتے اور بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تاریخ ایک دن پہلے تھی، تو کیا ان کا عمل باطل ہے ؟ جبکہ یہ غریب دوبارہ نہیں آسکتے ہیں ۔

ج : اگر ان کے اعمال میں صحت کا امکان ہے تو اُن کے ساتھ اعمال انجام دینا جائز ہے لیکن اگر یقین ہو کہ تاریخ غلط ہے تو اعمال بھی غلط ہوجائیں گے ۔

س : اگر کپڑا سلا ہوا نہ ہو لیکن اس انداز سے بنا ہو کہ سلے ہونے جیسا ہو تو اس کا حکم کیا ہے ؟

ج : اس کا حکم بھی سلے ہوئے کپڑے کا ہے اور کفّارہ بھی واجب ہے

س : کیا منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں چھتری کا استعمال جائز ہے؟

ج : بیشک ۔ سایہ سفر میں حرام ہے نہ کہ منزل پر ۔

مزید سوالات : اقتباس از "مناسکِ حج"

س : لفظ "مقیم" سے کیا مراد لیا جاتا ہے ؟

ج : نوعاً ایسے شخص پر استعمال ہوتا ہے کہ جو کسی جگہ میں ہمیشہ کا قصدِ توطن نہ رکھتا ہو لیکن عرفاً اس کو مسافر بھی نہ کہتے ہوں اور اس کے محلِ سکونت کو "مقر" شمار کرتے ہوں تو وہ مقیم شمار ہوگا۔

س : مقیم اور شغال میں کیا فرق ہے ؟

ج : قبل ازیں مقیم کی توضیح ہو چکی ہے۔
شغال ایسے شخص پر استعمال ہوتا ہے جو مذکورہ بالا درجہ پر نہ پہنچا ہو اور مسافر اس پر صدق کرتا ہو اگرچہ کام کرنے والا ہو لیکن اتنی زیادہ مدت نہ وہاں رہتے ہوئے گذاری ہو کہ عنوانِ مسافر سے خارج ہو سکے۔

س : جو لوگ مختلف ممالک سے جدہ میں کام کرنے آتے ہیں کیا ان کو مقیم کہا جائے گا۔؟ یا شغال ؟ نیز ہر کارمند کا کفیل ایک سال یا دو سال یا تمام عمر کی کفالت دیتا ہے

جس پر حکومت سعودی کارمند کو اقامہ صادر کرتی ہے،
پھر ہر سال تمدید ہوتی رہتی ہے۔ آیا ایسے لوگ عمرۂ مفردہ
انجام دینے کے لیے کہاں سے احرام باندھ سکتے ہیں ؟

ج : جبتک وہ قصدِ توطّن جدّہ کا نہ کریں، بلکہ مقرّ یا کارمند
موقّت حساب کیے جائیں تو احرام عمرۂ مفردہ کے لیے
ان کو کسی میقات معروفہ پر جانا ہوگا جیسے کہ جُحفہ ہے
اور اس طرح جب قصدِ توطّن کرلیں تو کافی مدّت وہاں
قیام کریں کہ اب صدقِ مسافر اُن پر نہ ہوسکے تو ایسی
صورت میں وہ جدّہ ہی سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ سکتے
ہیں، فقط قصدِ توطّن کافی نہیں ہے اور نہ ہی احرام
از جدّہ صحیح ہوگا۔

س : اگر کوئی شخص عمرۂ مفردہ انجام دینے کے بعد ۲۹ محرم الحرام کو
اس نیّت سے مکہ معظّمہ میں داخل ہو کہ ماہِ صفر کا چاند دیکھکر
حُدیبیہ یا جعرانہ یا تنعیم یا از ادنی الحل سے مُحرِم ہوکر
عَمرہ مفردہ انجام دوں گا کیا اِس طرح شرعًا جائز ہے یا نہ ؟

ج : فرض مسئلہ مذکور میں جبتک ماہِ محرّم الحرام ختم نہ ہوا ہو مثل

۲۹ محرم الحرام کو دوبارہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے
اور ماہ صفر کے لیے مجدّداً ادنیٰ الحِل یا حُدیبیہ یا تنعیم یا
جعرانہ سے مُحرِم ہو کر عمرہ انجام دے سکتا ہے۔

س : اگر میں اپنے والدین کو حج و عمرہ انجام دینے کو پاکستان سے جدّہ بلاؤں تو آیا میرے والدین پر لازم ہے کہ کسی میقات پر جاکر احرام عمرہ باندھیں یا میرے مُحل سکونت سے مُحرِم ہو سکتے ہیں جبکہ جدّہ میں ایک ماہ سے زیادہ قیام پذیر ہوں؟

ج : ایسے لوگ جو جدّہ میں مقیم نہیں ہیں وَلَو چند ماہ جدّہ میں قیام کریں تو ان پر لازم ہے کہ کسی میقات پر جاکر احرام باندھیں یا قبل از میقات نذر احرام باندھ کر آئیں۔

۶

س : میں جدّہ میں مقیم ہوں جو مکّہ سے ۱۶ فرسخ دور ہے اگر نماز پڑھنے یا طواف کرنے مکّہ چلا جاؤں تو میرے لیے کیا حکم ہے۔ یعنی بغیر احرام کے جا سکتا ہوں اور اگر عمرۂ مفردہ انجام دینے کے بعد تیس دن گذر گئے ہوں تو دوبارہ میں بدونِ احرام مکّہ میں داخل

ہوسکتا ہوں ؟ مثلاً ۲۵ مُحرّم الحرام کو میں عمرہ بجالایا، اب ماہِ صفر میں کسی کام کے لیے مکّہ معظّمہ جانا پڑا ۲۵ صفر کے اندر کسی دن بھی مکّہ معظّمہ جانا پڑے تو دوبارہ احرام باندھنا لازم وضروری ہے یا نہیں ؟

ج : ماہِ مُحرّم الحرام ختم ہونے کے بعد اگرچہ یکم صفر کو دوبارہ جانا چاہیں تو احرام باندھنا لازم ہے بلکہ اگر آخری دن ماہِ مُحرّم الحرام کو آپ عمرہ بجالائے اور دوبارہ یکم ماہِ صفر کو مکّہ معظّمہ جانا چاہیں تو احرام باندھنا واجب ہے۔

میزان یہ ہے کہ جس ماہ میں عمرہ بجالایا جائے پھر دوسرے ماہ میں جانا پڑے تو دوبارہ احرام لازم ہے چاہے دو عمروں کے درمیان فاصلہ تیس دن کا ہو یا کچھ دنوں کا فاصلہ ہو دوبارہ احرام لازم ہے۔ ہاں اگر یکم محرّم الحرام کو آپ عمرہ بجالائے اور پھر آخری دن محرّم الحرام کو مکّہ جانا پڑے تو اب دوبارہ احرام لازم نہیں ہے۔

تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ
وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

(ترجمہ)

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں
حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں
بیشک تمام تعریفیں، نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں
اور ملک (بھی) تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ حاضر ہوں

ہماری دیگر دینی مطبوعات

۱۔ گوہر مقصود (قرآنی دعاؤں کا مجموعہ)
۲۔ رحمت للعالمین (سیرت حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم)
۳۔ سیرتِ امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام
۴۔ سیرتِ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا
۵۔ شبیہہ پیغمبرؐ (سیرت حضرت امام حسن علیہ السلام)
۶۔ نفسِ مطمئنہ (سیرت حضرت امام حسین علیہ السلام)
۷۔ مختصر صحیفۂ حیات حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام
۸۔ انوار النور (فی سیَر امام محمد باقر امام محمد تقی و امام علی نقی)
۹۔ سیرت امام جعفر صادق علیہ السلام
۱۰۔ سیرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
۱۱۔ سیرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام
۱۲۔ سیرت امام حسن عسکری علیہ السلام
۱۳۔ کوکب دُرّی (سیرت حضرت امام مہدی صاحب العصر علیہ السلام)
۱۴۔ سیرت حضرت عباس علمدار علیہ السلام
۱۵۔ شجرہ طیبہ چہاردہ معصومین علیہم السلام
۱۶۔ احکام روزہ و اعمال ماہِ صیام

پاک محرّم ایجوکیشن ٹرسٹ

۲/۷۸۔ جمشید پی۔ای سی ایچ سوسائٹی کراچی فون ۴۵۵۶۸۷۱